نقطۂ نظر

رضوان اللہ

بعد از موت

[اس مضمون کی ۱۰ اقساط اگست ۲۰۱۴ء تا فروری ۲۰۱۶ء کے شماروں میں سلسلہ وار شائع ہوئی ہیں۔ اگلی قسطوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تھا جسے اب دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ]

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

(۱۱)

اہل جنت کے لباس کے بارے میں یوں نہیں فرمایا کہ وہ کسی چادر اور تہ بند میں ملبوس ہوں گے، بلکہ ان سے اس وقت کے مصر اور ایران کے بیش قیمت ملبوسات کا وعدہ کیا گیا۔ اس لیے کہ اہل عرب لباس کے معاملے میں انھی ملکوں کی شاہانہ روایات کو عز و شرف کی دلیل جانتے تھے:

عٰلِیَهُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ. (الدھر ۷۶: ۲۱)

''اُن کی اوپر کی پوشاک ہی سبز ریشم اور دیبا و اطلس کی ہے۔ ان کو چاندی کے کنگن پہنا دیے گئے ہیں۔''

یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُؤۡلُؤًا، وَلِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ. (الحج ۲۲: ۲۳)

''اُن کو وہاں سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے۔ ان کے لباس وہاں ریشم کے ہوں گے۔''

وہاں خدمت گاروں کی ایک فوج ہوگی جو ہر وقت چاق و چوبند اور اہل جنت کے اشارۂ ابرو کی منتظر رہے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ خدمت گار وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مالکوں کے مزاج آشنا ہوتے اور ان کی ضروریات سے واقف ہوتے ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ عمر رسیدہ اور بوڑھے بھی ہو جاتے ہیں اور ان میں وہ مستعدی اور ہشیاری

باقی نہیں رہتی جس کی توقع ایک جواں سال ملازم سے ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ جنت میں موجود ان خدمت گاروں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ نوخیز لڑکے ہوں گے اور ہمیشہ اسی سن وسال کے رہیں گے تاکہ اہل جنت کی ضروریات اور ان کے مزاج سے واقف ہو جانے کے ساتھ ساتھ وہ ہمیشہ کے لیے چست وچالاک اور حاضر باش بھی رہیں۔ مزید یہ کہ وہ بدصورت ہوں گے اور نہ گندے اور اجڈ ہوں گے۔ ان کی خوب صورتی اور نظافت کو بیان کرنے کے لیے انھیں موتیوں سے تشبیہ دی ہے اور موتی بھی وہ کہ جو بکھرے ہوئے ہوں۔ گویا اس تشبیہ کو کمال تک پہنچا دیا اور اس طرح ان کے کثیر تعداد میں ہونے اور خدمت بہم پہنچانے کے لیے ان کے ہر دم اور ہر جگہ موجود ہونے کا بیان بھی کر دیا:

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ، اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا. (الدہر ۷۶:۱۹)

’’اُن کی خدمت میں وہ لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، دوڑتے پھرتے ہوں گے۔ تم اُن کو دیکھو گے تو یہی خیال کرو گے کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کھانے پینے کے بہترین انتظامات ہوں گے۔ غلمانِ جنت قیمتی دھاتوں سے بنے ہوئے پیالوں اور طشتریوں میں ان کے من پسند کھانے اور مشروبات لیے ہوئے ان کے گرد منڈلا رہے ہوں گے کہ کب آقا اشارہ کریں اور ان لوازمات کو ان کے سامنے پیش کر دیا جائے:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ. (الزخرف ۴۳:۷۱)

’’اُن کے آگے سونے کی رکابیاں اور سونے کے پیالے پیش کیے جائیں گے۔‘‘

بیان ہوا ہے کہ وہاں کی ہر شے میں اس قدر جاذبیت ہوگی کہ وہ اہل جنت کی طبیعتوں اور ان کی نگاہوں کو اپنی طرف کھینچتی ہوگی۔ چنانچہ کھانا بھی صرف جسم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہیں دیا جائے گا کہ جو کچھ ملے، حلق سے اتار لیا جائے اور جو کچھ باورچی پکا رکھیں، زہر مار کر لیا جائے۔ کھانے خوب لذت بھرے ہوں گے۔ مشروبات بھی انتہا درجے کے روح افزا ہوں گے۔ ان کی تیاری میں اہل جنت کی اشتہا، ان کے ذوق اور ان کے انتخاب کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا:

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ. (الزخرف ۴۳:۷۱)

’’اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو دل کو بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی ہوں گی۔‘‘

پھل غذائیت کے ساتھ ساتھ لذت کام ودہن کا بھی ذریعہ ہوتے ہیں، اس لیے وہاں ان کا بھی اچھا خاصا

انتظام ہوگا۔ یہ انواع واقسام کے ہوں گے اور ذائقے میں بے نظیر اور لاجواب ہوں گے۔ صرف کھانے کی میز پر نہ ملیں گے، بلکہ باغوں میں چہل قدمی کرتے ہوئے اہل جنت کو جب طلب ہوگی، وہ ذرا سا ہاتھ بڑھائیں گے اور تازہ پھل درختوں ہی سے توڑ لیں گے۔ انھیں کوئی پتھر اٹھانے اور تاک کر نشانہ لگانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ باغ بھی اپنی ملکیت میں ہوں گے اور پھلوں کے بوجھ سے جھکے ہوئے خوشے بھی ہر وقت پہنچ میں ہوں گے:

لَکُمۡ فِیۡھَا فَاکِھَۃٌ کَثِیۡرَۃٌ مِّنۡھَا تَاۡکُلُوۡنَ. (الزخرف ۴۳: ۷۳)

''تمھارے لیے اس میں کثرت سے میوے ہوں گے جن میں سے تم کھاؤ گے۔''

وَدَانِیَۃً عَلَیۡھِمۡ ظِلٰلُھَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُھَا تَذۡلِیۡلًا. (الدھر ۷۶: ۱۴)

''اس کے درختوں کے سایے ان پر جھکے ہوئے اور اُن کے خوشے بالکل ان کی دسترس میں ہوں گے۔''

کھانے پینے کے لوازمات اور مختلف اقسام کے میوہ جات ہی پر بات ختم نہ ہوگی، اس کے ساتھ ساتھ بادہ وجام کے دور بھی چل رہے ہوں گے۔ پینے والے پینے کے آداب سے واقف ہوں گے۔ وہ گلیوں اور چوراہوں میں پیتے اور غل غپاڑہ نہ کرتے پھریں گے۔ ان کے لیے خصوصی محفلیں آراستہ کی جائیں گی اور وہ تختوں پر براجمان بڑے ہی شاہانہ انداز میں اس کا شغل کیا کریں گے:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مُتَّکِئِیۡنَ فِیۡھَا یَدۡعُوۡنَ فِیۡھَا بِفَاکِھَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ وَّ شَرَابٍ. (ص ۳۸: ۵۱)

''وہ اُن میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ بہت سے میوے اور مشروبات (اپنے خدام سے) طلب کر رہے ہوں گے۔''

ان محفلوں کا ایک خوب صورت پہلو یہ ہوگا کہ ان میں عزیز واقربا اور دوست واحباب، سب موجود ہوں گے۔ دوزخ کے قیدیوں کے برخلاف، ان میں محبت اور الفت کے رشتے ہوں گے، اس لیے یہ ایک دوسرے سے رخ پھیر کر نہیں، بلکہ آمنے سامنے بیٹھ کر پئیں گے۔ دنیا میں اگر ان کے درمیان میں کوئی رنجش پیدا ہوئی بھی ہوگی تو خداے رحمان اس کو ان کے دلوں سے بالکل صاف کر دیں گے:

وَنَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِھِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ. (الحجر ۱۵: ۴۷)

''اُن کے سینوں کی کدورتیں ہم نکال دیں گے۔ وہ آمنے سامنے تختوں پر بھائی بھائی کی طرح بیٹھے ہوں گے۔''

مے نوشی کی ان مجلسوں میں دی جانے والی شراب ملاوٹ زدہ یا کسی اور کے پیمانے کی بچی ہوئی نہ ہوگی۔ یہ

خالص بھی ہوگی اور سربمہر بھی۔ اس پر مشک کی مہر ہوگی جو ان کی تاثیر اور لذت کو محفوظ رکھے گی اور اس کی صراحیاں پہلی مرتبہ انھی کے لیے کھولی جائیں گی:

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ، خِتٰمُهٗ مِسْكٌ، وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ. (المطففین ۸۳: ۲۵-۲۶)

''انھیں سربندے ناب پلائی جائے گی، جس پر مُشک کی مہر لگی ہوگی۔ یہ چیز ہے کہ جس کی طلب میں طالبوں کو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے سرگرم ہونا چاہیے۔''

شراب میں مہک اور خوشبو، اس کی تندی و ترشی میں اعتدال اور اس کے کیف و سرور میں اضافے کے لیے یہاں جو کچھ ملایا جاتا ہے، جنت میں اس کا بھی انتظام ہوگا۔ اس غرض سے وہاں تسنیم اور کافور کی اور زنجبیل کی کہ جن کی حقیقت خدا ہی بہتر جانتا ہے، ملونی ہوگی۔ اس کے ملانے سے شراب کی تیزی جاتی رہے گی اور اس کا مزہ اور سرور دوچند ہو جائیں گے۔ مے نوشی کی تاریخ میں ایک روایت رہی ہے کہ اس کا اہتمام لبِ جو کیا جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے پانی کے جھرنے گر رہے ہوں، ان کے جل ترنگ سے فضا لہریں لے رہی ہو اور کناروں پر بیٹھے ہوئے اُمرا کے ہاتھ میں چھلکتا ہوا جام ہو تو اس طرح کی محفلوں کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ جنت میں بھی تسنیم، کافور اور زنجبیل نام کے خوب صورت چشمے بہ رہے ہوں گے اور اہل جنت ان کے کناروں پر بیٹھے ہوئے بادہ و جام سے لطف اندوز ہوا کریں گے:

www.javedahmadghamidi.com

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ، عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ. (المطففین ۸۳: ۲۷-۲۸)

''اور اس میں تسنیم کی ملونی ہوگی۔ ایک خاص چشمہ جس کے کنارے بیٹھ کر خدا کے یہ مقرب بندے پییں گے۔''

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا، عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا. (الدھر ۷۶: ۵-۶)

''وفادار بندے شراب کے جام پییں گے، جن میں آب کافور کی ملونی ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس کے پاس (بیٹھ کر) اللہ کے یہ بندے پییں گے اور جس طرف چاہیں گے، بہ سہولت اُس کی شاخیں نکال لیں گے۔''

وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا، عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا. (الدھر ۷۶: ۱۷-۱۸)

''اُنھیں وہ شراب وہاں پلائی جائے گی جس میں آب زنجبیل کی ملونی ہوگی۔ یہ بھی جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔''

دنیا کی شراب میں مزے تو ہیں، مگر اس میں جو مفاسد پائے جاتے ہیں، ان سے بھی سب لوگ واقف ہیں۔ اچھا خاصا دانا و بینا آدمی، اس کے پیتے ہی مدہوش ہو جاتا، اول فول بکتا، شرم و حیا کے احساسات کو کھو بیٹھتا، حتیٰ کہ گندی نالیوں اور غلاظت کے ڈھیروں میں لڑھکتا پھرتا ہے۔ اس حالت میں وہ وہ حماقتیں اس سے سرزد ہوتی ہیں کہ گنوار سے گنوار آدمی بھی اس کا فضیحتا کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ نشہ اتر جائے تو نتیجے میں جسم کے قویٰ بھی مضمحل ہو جاتے اور ہاتھ پاؤں ہیں کہ ٹوٹنے لگتے ہیں۔ جنت میں دی جانے والی شراب اس لحاظ سے یہاں کی خانہ خراب سے بالکل مختلف ہوگی۔ اس میں لذت اور مزہ تو حد درجے کا ہوگا، مگر اس کو پینے سے جسمانی ضرر واقع ہوگا اور نہ کسی قسم کا کوئی اخلاقی نقصان ہوگا۔ جنتی اسے پیتے چلے جائیں گے، مگر ہوش و حواس میں رہیں گے اور متوالے ہرگز نہ ہوں گے۔ ظاہر ہے، جس شراب کو خدا کے وفادار بندے پئیں، جو جنت میں اہتمام سے پلایا جانے والا مشروب ہو اور جسے خدا اپنی خصوصی عنایت سے پلائے، اس میں مفاسد ہو بھی کس طرح سکتے ہیں۔ ارشاد ہوا ہے:

يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍۭ، بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ، لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَاهُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ. (الصافات ۳۷: ۴۵-۴۷)

''اُن کے لیے شراب ناب کے جام گردش میں ہوں گے، بالکل صاف شفاف، پینے والوں کے لیے لذت ہی لذت! نہ اس میں کوئی ضرر ہوگا اور نہ اس سے عقل خراب ہوگی۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کھانے پینے کے یہ لوازمات وافر مقدار میں اور بے حد و حساب ہوں گے اور ان میں کسی کمی یا انقطاع کا کوئی سوال نہ ہوگا۔ ایک طرف اگر پانی کی نہریں ہوں گی تو دوسری طرف دودھ اور شہد اور شراب کی بھی نہریں بہتی ہوں گی۔ مزید یہ کہ ہر چیز آلودگی سے مبرا اور مضر اثرات سے بالکل پاک ہوگی۔ پانی میں گدلا پن ہو یا نقصان دہ اجزا کی آمیزش ہو، دودھ میں گوبر یا خون کے اثرات ہوں، شراب میں تلخی اور شعور کھو جانے کی مصیبت ہو، یا شہد میں گھاس پھوس اور موم نظر آتی ہو، جنت کی نعمتوں میں ایسا کچھ نہ ہوگا:

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِيۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ فِيۡهَآ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ مَّآءٍ غَيۡرِ اٰسِنٍ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ لَّبَنٍ لَّمۡ يَتَغَيَّرۡ طَعۡمُهٗ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ خَمۡرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ وَاَنۡهٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّى، وَلَهُمۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ. (محمد ۴۷: ۱۵)

''وہ جنت جس کا وعدہ خدا سے ڈرنے والوں کے ساتھ کیا گیا ہے، اُس کی مثال یہ ہے کہ اُس میں پانی کی نہریں ہیں جس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہوگا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہیں آیا ہوگا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے

یکسر لذت ہوگی اور شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف
شفاف ہوگا اور اُن کے لیے اُس میں ہر قسم کے پھل
ہیں اور اُن کے پرور دگار کی طرف سے مغفرت بھی۔''

[باقی]

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وفات

''اشراق'' کے نقطۂ نظر کے کالم میں وقتاً فوقتاً مضامین لکھنے والے صاحب علم اور عربی زبان کے استاد جناب پروفیسر خورشید عالم گذشتہ ماہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔